www.KitaboSunnat.com

مسز رضیہ مدنی[1]

انسان پر گناہوں کے بد اثرات

انسان میں گناہوں اور رذائل کی جانب رغبت کا میلان موجود ہے، انسان میں نفس امارہ ہر لمحہ اسے گناہوں میں مبتلا کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ جب سلیم الفطرت انسان کسی گناہ یا غلط کام کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ یہ جان رہا ہوتا ہے کہ وہ غلط کام یا ظلم وزیادتی اور فسق وفجور کر رہا ہے، رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کر رہا ہے اور اللہ کے فرامین سے بغاوت کر کے اس کے قہر وغضب کو دعوت دے رہا ہے۔ یوں وہ اپنی دنیا وآخرت دونوں کو تباہ وبرباد کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ شیطان کے وار، خواہشات کا غلبہ، گناہوں کی عارضی لذت، دنیا کی چکا چوند، جھوٹی اور کھوکھلی عزت کا نشہ اس کو گناہ کے ارتکاب کی طرف لے جاتے ہیں۔ گناہ کے ارتکاب کے وقت جب کبھی اس کا ضمیر ندا دیتا ہے تو وہ یہ کہہ کر ضمیر کو خاموش کرا دیتا ہے کہ ابھی بڑی عمر پڑی ہے، میں عنقریب توبہ کر لوں گا اور اس طرح موہوم اُمیدوں اور ناروا خیالات سے دل کو بہلاوا دیے رکھتا ہے اور گناہوں کی گہری دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

درحقیقت گناہ انسان کے حق میں نہایت خطرناک ہیں۔ اس سے دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتے ہیں اور گناہ کا اثر جسم میں زہر کی طرح سرایت کر جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کے جنت سے نکلنے اور ابلیس کے ملعون ہونے کی وجہ بھی یہی گناہوں کی نحوست تھی۔ قومِ نوح اور عاد وثمود کو بھی گناہوں کی پاداش میں عذاب سے دوچار کیا گیا۔ گناہوں کے بے شمار برے اثرات اور نقصانات ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

---

[1] پرنسپل اسلامک انسٹیٹیوٹ، ۹۱/بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ علم سے محرومی: علم نورِ الٰہی ہے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے انسان علم سے محروم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں:

شكوت إلى وكيع سوء حفظي ... فأرشدني إلى ترك المعاصي

وأخبرني بأن العلم نور ... ونور الله لا يهدى لعاصى[1]

"میں نے اپنے استاد وکیع سے کمزور حافظہ کی شکایت کی تو آپ نے مجھے ترک معاصی کی نصیحت فرمائی اور آپ نے یہ بتایا کہ علم ایک نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔"

۲ رزق میں تنگی: گناہوں کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کی روزی اور رزق میں تنگی آجاتی ہے۔ حصولِ رزق اور فراخیٔ معاش کے لیے ترکِ گناہ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾[2]

"جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور گناہوں سے باز آجاتا ہے، اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔"

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے:

«إن العبد ليحرمه الرزق بالذنب يصيبه»[3]

"بے شک بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں:

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ...﴾[4]

"شیطان بلاشبہ تمہیں فقر کا وعدہ دیتا ہے..."

---

۱ دیوانِ امام شافعی ... قافیہ صاد: ص ۱۶۸

۲ سورۃ الطلاق: ۲، ۳

۳ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن: ۲۰۲۲... علامہ البانی اس روایت کو حسن کہا ہے؛ مسند احمد ۵/۲۷۷

۴ سورۃ البقرۃ: ۲۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ وحشتِ قلبی: گناہگاروں اور اللہ کے درمیان دوری ہو جاتی ہے اور دل کا سکون نہیں ملتا ﴿ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴾ اللہ کی یاد سے ہی قرار پکڑتے ہیں، لوگوں سے وحشت اور دوری ہوتی ہے، خاص طور پر اصلاح کرنے والوں سے۔ ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے اور میل ملاقات سے گناہ گار گریز کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بیوی بچوں اور اپنے اقرباء سے وحشت ہو جاتی ہے۔

۴ مشکلات: کاموں میں دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو آدمی اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے کام آسان کر دیتے ہیں۔ قرآن میں ہے: ﴿ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ﴾

۵ ظلمات: جس طرح رات کی تاریکی میں کچھ سجھائی نہیں دیتا، گناہ گار کی زندگی کے معاملات میں تاریکی ہو جاتی ہے، سمجھ نہیں آتا کہ وہ کیا کرے۔ طاعت و عبادت نور ہے اور گناہ تاریکی ہے۔ گناہ بڑھتے ہیں تو یہ تاریکی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جبکہ ایسا شخص جو اللہ سے ڈر کر گناہوں سے بچتا ہے، اللہ اس کے لیے ایک نور بنا دیتے ہیں جس سے وہ زندگی گزارتا ہے۔ اور گناہ گار اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہتا ہے۔ گناہوں کی تاریکی اور سیاہی اس کی آنکھوں، منہ اور چہرے پر چھا جاتی ہے۔

۶ گناہوں کا وبال: چہرے پر سیاہی، دل اور قبر میں تاریکی، جسم میں کمزوری، رزق میں تنگی، مخلوق کے دل میں نفرت اور بزدلی کا آجانا وغیرہ، یہ سب گناہوں کا وبال ہے:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اطاعت الٰہی ایک نور اور روشنی ہے جبکہ معصیت الٰہی ایک تاریکی اور اندھیرا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إن للحسنة ضياء في الوجه ونورًا في القلب وسعة في الرزق وقوة في البدن ومحبة في قلوب الخلق وإن للسيئة سوادًا في الوجه وظلمة في القبر والقلب ووهنا في البدن ونقصا في الرزق وبغضة في قلوب الخلق[1]

[1] الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي از ابن قيم: ص ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوشاں رہتا ہے، اس کے چہرے پہ چمک دمک، دل میں نور، روزی میں فراخی، بدن میں طاقت وقوت اور لوگوں کے دل میں اس کے لیے محبت ومودت ہوتی ہے اور جو شخص اطاعت الٰہی سے منہ موڑ کر نافرمانی اور طغیانی میں کوشاں رہتا ہے، اس کے چہرے پہ نحوست، دل میں تاریکی، قبر میں اندھیرا، بدن میں کمزوری، روزی میں کمی اور لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے حسد، بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔"

۷ جسم کمزور ہو جاتا ہے: گناہوں کے ارتکاب سے عمر کم ہو جاتی اور جسم و دل کمزور ہو جاتا ہے۔ مؤمن کی قوت کا مدار اس کے دل کی قوت پر ہوتا ہے۔ اس کے دل کی قوت کی وجہ بھی اس کے جسم اور قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں جبکہ فاسق و فاجر کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اس کے قوی خواہ طاقتور ہی کیوں نہ ہوں، وہ بزدل اور کمزور ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اس کی جسمانی طاقت بے کار ہو جاتی ہے۔

۸ گناہوں میں زیادتی: اسی طرح ایک گناہ دوسرے گناہ کا راستہ کھولتا ہے۔ گناہ گار کے لئے نیکی پہ عمل کرنا مشکل اور گناہوں کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

۹ عمر میں کمی: گناہ عمر تباہ کر دیتے اور عمر کی برکتیں چھن جاتی ہیں۔ انسان کی عمر سانس لینے کا نام نہیں بلکہ دلِ زندہ سے ہی زندگی ہوتی ہے۔ دلِ مردہ کو اللہ نے بھی مردہ کہا ہے: ﴿ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ﴾[1] "مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔"

نیکی کرنے والے کے لیے طاعت و عبادات کا پورا لشکر موجود رہتا ہے۔ وہ اسے قوی کر دیتا ہے جبکہ گناہ کرنے والے کے لیے معصیت اور گناہوں کا لشکر ہے، نیکی کرنے والے کے لشکر کے پیچھے اللہ کی فرشتوں کے ذریعے مدد ہوتی ہے جبکہ گناہ کرنے والے کے پیچھے شیطان اور اس کا ٹولہ ہوتا ہے۔

۱۰ توبہ کی توفیق کا نہ ہونا: گناہ گار کو توبہ کی توفیق کم کم ہوتی ہے۔ جس طرح مقروض شخص،

---

۱ سورۃ النحل:۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض دینے والے شخص سے دور بھاگتا ہے جب اس کے پاس ادائیگی کا انتظام نہ ہو، اسی طرح اللہ کا نافرمان اللہ کا سامنا کرنے سے گھبراتا ہے۔ انسان کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔ وہ توبہ کا ارادہ کرتا ہے، توبہ کرتا بھی ہے، لیکن اس پر قائم نہیں رہ سکتا۔ توبہ کی زبانی تکرار کے باوجود گناہوں اس کا اصرار جاری رکھتا ہے اور یہی اصرار آخرکار گناہِ صغیرہ کو بھی گناہ کبیرہ بنا دیتا ہے۔

۱۱ گناہ پر فخر: گناہ کی نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ لوگوں کی موجودگی میں بے باک و برملا ارتکابِ معصیت کرتا ہے بلکہ اپنے گناہوں کو فخر و غرور کے ساتھ بیان کرتا ہے، گناہوں کو اس طرح کھلم کھلا کرنے والوں کے لئے زبانِ رسالت سے سنگین وعید ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

« كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلاَّ الْمُجَاهِرِينَ ، وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ ، فَيَقُولَ يَا فُلاَنُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ »[1]

”میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے ربّ نے اس کے گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کھولنے لگا۔“

۱۲ گناہوں سے نفرت کا ختم ہونا: گناہوں کی نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ بڑے سے بڑا گناہ بھی اس کی نظر میں چھوٹا محسوس ہوتا اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن

۱ صحیح بخاری:۶۰۶۹، صحیح مسلم:۲۹۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعودؓ فرماتے ہیں:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ». فَقَالَ بِهِ هَكَذَا [1]

''مومن اپنے گناہ کے بارے میں اس طرح پریشان ہوتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے عین نیچے موجود ہے اور اسے اپنے اوپر پہاڑ کے گرنے کا خوف لاحق ہے، جبکہ کافر و فاجر اپنے گناہ کو ایک مکھی کی مانند ہاکا خیال کرتا ہے جو اس کے ناک پر بیٹھی اور یوں اپنے ہاتھ سے اس نے اس مکھی کو اُڑا دیا۔''

۱۳ گناہوں کی نحوست کا دوسروں پر اثر: انسانوں کو نہیں بلکہ جانوروں تک کو برباد کر دیتی ہے۔ قوم نوح پر عذاب آیا تو جانور بھی ختم ہو گئے۔ بارش رک جاتی ہے جبکہ استغفار کے ساتھ بارش ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے استغفار کا نتیجہ بارشوں کے نزول وبرکت کو قرار دیا ہے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝﴾ [2]

''میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔''

۱۴ گناہ، باعث ذلت: تمام عزتیں طاعت الٰہی سے ہوتی ہیں، فرمان باری ہے:

﴿مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا﴾ [3] ''جو کوئی عزت چاہتا ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے۔''

نیکی باعث عزت ہے۔ جو اللہ کے نزدیک ہوتا ہے، وہی عزت والا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال انبیاء علیہم السلام ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک سنت (قربانی) پر دنیا کی اکثریت آج بھی عمل کرتی ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلم بھی دنیا کے سو بڑے آدمیوں میں پہلے نمبر

---

۱ صحیح بخاری: ۶۳۰۸

۲ سورہ نوح: ۱۰، ۱۱

۳ سورۃ فاطر: ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جگہ دینے پر مجبور ہیں۔

۱۵ عقل کا جاتے رہنا: گناہ عقل کو ختم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ عقل اگر موجود ہوتی تو اسے گناہ سے باز کیوں نہ رکھتی۔ انسان اللہ کی مخلوق ہے، اس کے گھر کائنات میں رہتا ہے۔ اس کا رزق کھا رہا ہے۔ اللہ اسے خود دیکھ رہا ہے۔ ہدایت اسے روک رہی ہے۔ موت اور جہنم اس کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اگر وہ حقیقتاً عقل والا ہوتا تو گناہ کیوں کرتا؟ ارشادِ باری ہے: ﴿ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ ﴾[1]

”نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔“

۱۶ دل کا مقفل ہونا: دل پر مہر لگ جاتی اور وہ غافل و بے خبر ہو جاتا ہے۔ جب انسان ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اور پھر گناہ پر اصرار کی وجہ سے آخر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر توبہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی، اسے کہتے ہیں: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ﴾[2] ”اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔“

﴿ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ﴾[3] ”ہرگز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔“

﴿ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾[4]

”مگر ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی آخر کار تمہارے دل سخت ہو گئے، پتھروں کی طرف سخت، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے، کیونکہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں، کوئی پھٹتا ہے اور اس میں

---

۱ سورۃ الزمر: ۹

۲ سورۃ البقرۃ: ۷

۳ سورۃ المطففین: ۱۴

۴ سورۃ البقرۃ: ۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پانی نکل آتا ہے اور کوئی خدا کے خوف سے لرز کر گر بھی پڑتا ہے اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔"

اور پھر انسان کا ازلی دشمن شیطان پوری قوت سے اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے جہاں چاہتا ہے، ہانک کر لے جاتا ہے۔

۱۷ لعنت کا مستحق ہونا: گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے گناہگار لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بعض گناہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید میں حق چھپانے والوں کے لیے ہے: ﴿يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴾[۱] "اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

اور حدیث میں ہے کہ سود لینے، دینے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔[۲] حلالہ کرنے اور کرانے پر لعنت کی وعید ہے۔[۳] ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں[۴]: گودنے والی، گدوانے والی، ابروں کے بال نوچنے والی، نچوانے والی پر، خاوند کے بستر سے علیحدہ ہونے والی پر لعنت ہے۔[۵]

۱۸ رحمت سے دوری: گناہ گار اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دعا سے محروم رہ جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ا۟لَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ﴾[۶]

---

۱ سورۃ البقرۃ:۱۵۹
۲ صحیح مسلم:۱۵۹۸
۳ جامع ترمذی:۱۱۲۰
۴ صحیح بخاری:۵۸۸۶
۵ مسند احمد:۱/۴۱۵
۶ سورۃ الغافر:۷تا۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عرش الٰہی کے حامل فرشتے اور وہ جو عرش کے گرد و پیش حاضر رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

"اے ہمارے ربّ! تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، پس معاف کر دے اور عذاب دوزخ سے بچالے اُن لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ اے ہمارے رب! اور داخل کر اُن کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، اور اُن کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (اُن کو بھی وہاں اُن کے ساتھ پہنچا دے) تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے اور بچا دے اُن کو برائیوں سے۔"

۱۹ عذاب الٰہی کی وعید: آپ ﷺ کو خواب میں مختلف گناہوں کے عذاب دکھائے گئے۔ سیدنا سمرۃ بن جندب سے تفصیلی حدیث[1] مروی ہے، جس میں گناہوں کے ارتکاب پر مختلف سزائیں آپ کو دکھائی گئیں: جن میں قرآن کو بھلانے والا، نماز کا تارک، زناکار مرد اور عورتیں اور پتھر نگلنے والے سود خور کی سزاؤں کا تذکرہ ہے۔

۲۰ دنیاوی آفتیں: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝﴾[2]

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے اُن کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔"

یہ تو دنیا کے عذاب کا حال ہے جو کہ گناہوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ تمام اعمال کی سزا دی جائے تو زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے، آبادیاں دھنس جاتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں۔ بارش نہیں ہوتی اور قحط پڑ جاتا ہے۔ اسی بنا پر قوم ثمود کی آبادیوں سے روتے ہوئے جلدی نکلنے کا حکم دیا گیا۔

---

۱ صحیح بخاری: ۷۰۴۷

۲ سورۃ الروم: ۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱ جسموں پر اثرات: حضرت آدم علیہ السلام کا قد ابتدا میں ۶۰ ذراع تھا، آج یہ قد کتنا مختصر رہ گیا۔ دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی۔ ایک بکری کا دودھ پوری جماعت کو سیر اب کردے گا۔ ﴿وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا﴾[1] "اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، کہو، مجھ پر یہ وحی بھی کی گئی ہے کہ) لوگ اگر راہ راست پر ثابت قدمی سے چلتے تو ہم اُنہیں خوب سیر اب کرتے۔" شیطان جب انسانوں پر مسلط ہوتا ہے تو عمر، عمل، قول و فعل، رزق اور اس کی برکتیں ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دنیا کی سزا ہے جبکہ آخرت میں گناہگاروں کے لیے جہنم اور اس کے عذاب منتظر ہوں گے۔

۲۲ غیرت کا خاتمہ: گناہ گار کی گناہوں کے خلاف غیرت ختم ہو جاتی ہے جبکہ یہ غیرت کی حرارت قلب کو اس طرح صاف کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی سونے چاندی کی میل ختم کرتی ہے۔ حدیث میں ہے:

«أتعجبون من غيرة سعد؟ والله لأنا أغير منه والله أغير مني»[2]

دوسری حدیث میں ہے: «لا أحد أغير من الله، من أجل ذلك حرّم الفواحش ما ظهر منها وما بطن»[3]

"اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اور اسی لیے اس نے ظاہری و باطنی فواحش کو حرام ٹھہرایا۔"

«يا أمة محمد! ما أحد أغير من الله أن تزني عبده أوتزني أمته»[4]

"اے اُمّتِ محمد! (روے کائنات پر) اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں آتی جب اس کا کوئی بندہ یا اللہ کی بندی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

---

۱ سورۃ الجن: ۱۶

۲ صحیح بخاری: ۶۸۴۶

۳ ایضاً: ۱۴۱۷

۴ ایضاً: ۵۲۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف گناہوں کے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیرت کا یہ عالم ہے اور دوسری طرف گناہگار کسی گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ بھینس اور بیل جس طرح اپنے سینگوں سے اپنی اور بچوں کی دشمن سے حفاظت کرتے ہیں، غیرت انسان کے لئے یہی درجہ رکھتی ہے۔ یہ سینگ ٹوٹ جائیں تو پھر شیطان کی صورت میں ازلی دشمن حملہ آور ہو جاتا ہے۔

۲۳ حیا کا ختم ہو جانا: گناہوں کی وجہ سے حیا ختم ہو جاتی ہے جبکہ: «الحياء خير كله»[1]

حدیث میں ہے: «إذا لم تستحي فاصنع ما شئت»[2]

بے حیائی اور بے غیرتی جہاں ہوگی، گناہ لازم ہوں گے مگر جب انسان اللہ سے حیا اور شرم کرتا ہے اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے تو اللہ بھی سزا دینے میں شرم کرے گا۔

۲۴ دل میں اللہ کی عظمت کم ہونا: اللہ کی عظمت کم ہو جاتی ہے، تب ہی تو انسان گناہ کرتا ہے۔ اللہ کی محرمات کی اہمیت نہ رہی تو دل پر پردہ پڑ جاتا اور مہر لگ جاتی ہے۔ جب انسان اللہ کو بھول جاتا ہے تو اللہ اُنہیں بھول جاتا ہے۔ اُنہیں برباد کر دیتا ہے ذلت و رسوائی ان کا مقدر ہو جاتی ہے، جن لوگوں نے اللہ کے اوامر واحکام کو برباد کیا، وہ اللہ کے عتاب کا نشانہ بنتے ہیں اور ﴿ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ﴾[3]

"جسے اللہ ذلیل (برباد) کرے اللہ کوئی عزت نہیں دے سکتا۔"

۲۵ اللہ کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی: ﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾[4] "اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے اُنہیں خود اپنا نفس بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔" اللہ بڑا بے نیاز ہے جبکہ بندہ ہر لمحے اس کا محتاج ہے۔ پھر وہ اس کے ذکر سے کیسے غافل رہ سکتا ہے اور اگر غافل رہتا ہے تو اپنی جان پر خود ظلم کرتا ہے، کیونکہ اللہ تو اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں

۱ صحیح مسلم: ۳۷

۲ صحیح بخاری: ۶۱۲۰

۳ سورۃ الحج: ۱۸

۴ سورۃ الحشر: ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا بلکہ لوگ اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔

۲۶ انسان احسان کے درجے سے گر جاتا ہے: احسان کیا ہے؟ فرمانِ نبوی ہے: «أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك» اللہ کی موجودگی کا احساس انسان کو گناہ سے روکتا ہے۔ دل میں ذکر الٰہی، اللہ کی محبت اور گناہ پر گرفت کا خوف ہو، یہ یقین کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ انسان اللہ کی نافرمانی سے قبل اور بعد کئی مرتبہ پریشان وپشیمان ہوتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

۲۷ اللہ کی مدافعت سے محرومی: گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام اعزاز و اکرام سے محرومی ہو جاتی ہے جو وہ اپنے بندے پر کرنا چاہتا ہے کیونکہ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾[1] ''یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے اُن لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں۔'' ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾[2] ''اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔''

اللہ کی دوستی (ولایت) سے محرومی ہوتی ہے: ﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾

اجر عظیم سے محرومی: ﴿ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾[3]

صحبتِ الٰہی سے: ﴿ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾[4]

عزّو تکریم سے محرومی: ﴿ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ﴾

رفع درجات سے محرومی: ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾[5] ''اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو تم

---

۱ سورۃ الحج:۳۸
۲ سورۃ لقمان:۱۸
۳ سورۃ النساء:۱۴۶
۴ سورۃ الانفال:۱۲
۵ سورۃ المجادلہ:۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے، اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔" یہ تمام انعاماتِ جلیلہ صرف اللہ کے بندوں کو حاصل ہوتے ہیں اور اللہ کے نافرمان ان سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ نیکو کاروں کو اللہ جل جلالہ نور ہدایت عطا کرتا ہے: ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾[1] "ان سے کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے تو ہدایت اور شفا ہے۔"

اسی طرح نیکی کے راستے پر چلنا مشکل ہو جاتا ہے، اللہ کے راستے پر پختگی اور دوام کا قصد دل کی کمزوری کی وجہ سے مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نبی مکرم ﷺ اپنی دعا میں پناہ مانگا کرتے تھے:

«اللهم إني أعوذ بك من الهمّ والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال»[2]

"اے اللہ! تیری پناہ میں آتا ہوں فکر و غم اور کمزوری و سستی سے، بزدلی و بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔"

جهد البلاء و درك الشقاء اور سوء القضاء و شماتة الأعداء دونوں، دونوں چیزیں باہمی قریب المعنیٰ ہیں۔ ان سے آپ پناہ مانگتے تھے۔ یہ تمام گناہ کے بد نتائج ہیں۔ جو اللہ کے انعامات اور خیر و عافیت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔

۲۸ اللہ کی سپردگی اور نیکی کے حصار سے محرومی: گناہ کی ایک وعید قرآن کریم میں یہ بیان ہوئی ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۝٣٠﴾[3]

"انسان پر آنے والی ہر مصیبت، اس کی اپنی کمائی کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سی خطاؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔"

---

۱ سورۃ فصلت: ۴۴

۲ صحیح بخاری: ۶۳۶۳

۳ سورۃ الشوریٰ: ۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیثِ قدسی میں ربّ ذوالجلال کا ارشاد ہے:

وعزتي وجلالي لا يكون عبد من عبيدي على ما أحب ثم ينتقل عنه إلى ما أكره إلا إنتقلت له مما يجب عبيدي الى ما يكره ولا يكون عبد من عبيدي على ما أكره فينتقل عنه الى ما أحب الا إنتقلت له مما يكره الى ما يحب[1]

''مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! جب میرا کوئی بندہ وہ کام کرتا ہے جو مجھے محبوب ہے۔ اور پھر وہ اسے چھوڑ کر ایسا کام کرتا ہے جو مجھے ناپسند ہے تو میں بھی اس کی محبوب چیز سے اس کو محروم کر دیتا ہوں اور جو اسے مکروہ وناپسند ہے، اس کی طرف اسے منتقل کر دیتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ کوئی مکروہ اور ناپسندیدہ کام کرتا ہے اور اُسے چھوڑ کر پھر ایسا کام کرنے لگتا ہے جو مجھے محبوب ہے تو میں اسے اس کی ناپسندیدہ چیز سے الگ کر کے اس کی محبوب پسندیدہ چیز کی طرف لے جاتا ہوں۔''

اللہ کی اطاعت ایک مضبوط قلعہ ہے۔ جس میں اسے اللہ کی طرف سے حفاظت میسر ہوتی ہے۔ نافرمان کو یہ حفاظت میسر نہیں ہوتی۔ وہ خوف زدہ اور مرعوب ہوتا ہے۔ جیسے نیکی، انسان کو قوی کرتی ہے تو گناہ دل کو کمزور اور خوف زدہ کرتا ہے۔

۲۹ دل بیمار ہو جاتا ہے: اس کی بیماری لاعلاج ہوتی ہے۔ نہ دوا، نہ خوراک فائدہ دیتی ہے۔ اس کا علاج صرف گناہ چھوڑ کر نیکی کرنا ہی ہے۔

۳۰ روزِ محشر چہرہ سیاہ ہو گا: جس قدر گناہ ہوتے ہیں وہ قلبِ سیاہ سے جسم اور اعضا کی طرف آتے ہیں اور انسان کے چہرے کو بھی سیاہ اور تاریک کر دیتے ہیں۔ یہی سپیدی وسیاہی روز قیامت بھی چہروں پر نمایاں ہو گی: ﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ ﴾[2] ''جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہو گا۔''

۳۱ قبر تاریک ہوتی ہے: عالم برزخ میں گناہ گار کی قبر تاریک ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ

۱ الداء والدواء از حافظ ابن قیم... فصل ۳۴: ص ۱۱۳

۲ سورۃ آل عمران: ۱۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: «إن هذا القبور ممتلئة على أهلها ظلمة وإن الله ينورها بصلاتي عليهم»[1]

"یہ قبریں اہل قبور کے لیے اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں اور میری نماز و دُعا سے ان قبروں میں روشنی ہو جاتی ہے۔"

۳۲ نفس ذلیل ہو جاتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝﴾[2]

"یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُسکو دبا دیا۔"

ایسا شخص اللہ اور اس کی مخلوق میں ہی نہیں بلکہ اپنی نگاہ میں گر جاتا ہے۔ گناہ سے زیادہ ذلیل کرنیوالی کوئی چیز نہیں، جبکہ طاعت و عبادت سے زیادہ عزت دینے والی کوئی چیز نہیں۔

گناہ انسان شیطان اور خواہشات کا قیدی بن جاتا ہے، چنانچہ فرمانِ نبوی ہے: «اِن الشيطان ذئب الإنسان»[3] "شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے۔" جبکہ دنیا و آخرت کی آفات سے بچنے کے لیے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ ہے۔

۳۳ اللہ اور بندوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے: اللہ کا انعام ہے کہ وہ اپنے نیک بندے کا ذکر خیر عام کر دے، اس کا نام بلند کر دے جیسا کہ نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ اور جتنا کوئی نیک ہے، اتنا ہی نام بلند ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اللہ عزوجل سے یہی دعا کی تھی: ﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝﴾ ... اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے انسان کے برے تذکرے کو انتہائی ناگوار قرار دیا ہے: ﴿بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ﴾ سو گناہ گار کو لوگوں میں برے ناموں مثلاً فاسق، فاجر، کذاب وغیرہ سے یاد کیا جاتا ہے ﴿وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ﴾[4] "جسے اللہ ذلیل کر دے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔"

---

۱ صحیح مسلم: ۹۵۶

۲ سورۃ الشمس: ۹، ۱۰

۳ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ۳۰۱۶، ضعیف الجامع الصغیر: ۱۴۷۷

۴ سورۃ الحج: ۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ گناہ سے عقل انسانی خراب ہو جاتی ہے: گناہ کی وجہ سے انسان پر اللہ کا قہر، غضب اور لعنت برستی ہے جیسے سود کھانے والے پر اللہ غضب ناک ہوتا ہے۔ ﴿ کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ﴾ "جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران و سرگرداں پھر رہا ہو درآں حالیکہ اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں کہ اِدھر آ یہ سیدھی راہ موجود ہے؟" اور اللہ کی رحمت دور ہوتی ہے۔ بلاشبہ آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سکون، نفس کی راحت، دل کی تسکین اور روح کی لذت اللہ کی فرمانبرداری میں ہی ہے۔

۳۵ خیر کے تمام ذرائع ختم ہو جاتے ہیں: کیونکہ اس کی اللہ سے دوری ہوتی ہے۔ اس پر شیطان کی حکومت جاری ہو جاتی ہے۔ انسانوں کا معمول ہے کہ بادشاہ کے دشمنوں سے جو دوستی کرتا ہے، وہ بھی بادشاہ کا دشمن ہی گردانا جاتا ہے۔ شیطان تو اللہ کا دشمن ہے اور ہمارا دشمن بھی۔ سو اللہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم بھی اس سے دشمنی رکھیں۔ حالانکہ شیطان سے اللہ کی دشمنی انسان کی وجہ سے ہے کہ اُس نے انسان کو سجدہ نہیں کیا۔ لیکن انسان غلط کار ہے کہ اسے دوست بناتا ہے۔ اللہ اپنے دشمنوں کے لیے خیر کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

۳۶ رزق میں برکت ختم ہو جاتی ہے: قرآن کریم میں اطاعت الٰہی کے ثمرات مختلف آیات میں یوں بیان ہوئے ہیں: ﴿ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ﴾[1] "اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔" ﴿ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۟ۙ ﴾[2] "اور (اے نبی ﷺ، کہو، مجھ پر یہ وحی بھی کی گئی ہے کہ) لوگ اگر راہِ راست پر ثابت قدمی سے چلتے تو ہم

---

۱ سورۃ الاعراف:۹۶

۲ سورۃ الجن:۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنہیں خوب سیراب کرتے۔" ﴿ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ ﴾[1] " تو اِن کے لیے اوپر سے رزق برستا اور نیچے سے ابلتا اگرچہ اِن میں کچھ لوگ راست رو بھی ہیں۔"

حدیثِ قدسی ہے جسے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے اسرائیلیات میں سے بیان کیا ہے:

«إذا رضيتُ باركت وليس لبركتي منتهى وإذا غضبت لعنتُ ولعنتي تدرك السابع من الولد»[2]

"جب میں کسی سے راضی ہو جاتا ہوں تو اس پر برکات کا نزول کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں۔ جب ناراض ہو جاؤں تو اس پر لعنت مسلط کر دی جاتی ہے اور میری لعنت کا وبال ساتویں پشت تک جاتا ہے۔"

معصیت سے رزق و عمر کی برکتیں اس لئے ختم ہوتی ہیں کہ گناہ اور اس کے کرنے والوں پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کھانے پینے، کپڑے پہننے اور سواری وغیرہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مشروع ہے۔ کیونکہ ذکر الٰہی سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور برکت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ ساری برکتیں وہیں سے ہیں، کیونکہ وہ خود برکت والا ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ؗ ﴾[3] اس کا رسول، اس کا بندہ، اس کا حکم اور ہر وہ چیز جس کی نسبت اللہ سے ہے بابرکت ہے۔ اور جس چیز کی نسبت غیر اللہ سے ہے، وہ برکت سے خالی ہوتی ہے:

«الدنيا ملعونة وملعون ما فيها إلا ما كان لله»[4]

دنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیا کے عالم اور طالب علم کے۔

۳۷ انسان اسفل السافلین میں سے ہو جاتا ہے: ﴿ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴾[5] "پھر

۱ سورۃ المائدۃ:۶۶

۲ کتاب الزہد از امام احمد بن حنبل ص:۸۸، الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي: ص ۹۰

۳ سورۃ الملک:۱

۴ سنن ابن ماجہ:۴۱۱۲

۵ سورۃ التین:۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے الٹا پھیر کر ہم نے سب نیچوں سے نیچ کر دیا۔" حالانکہ انسان کی پہلی قسم کا شمار علیین میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

«جعلت الذلة والصغار علىٰ من خالف أمري»[1]

"میرے حکم کی مخالفت کرنے والے ہر ذلت اور خواری لازم کر دی گئی ہے۔"

غرض انسان جب گناہ کرتا ہے تو اپنے درجات سے گر جاتا اور مزید گرتا رہتا ہے، اور جب وہ اطاعتِ الٰہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کا درجہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ علیین تک پہنچ جاتا ہے۔ توبہ بعض اوقات اتنی وزنی ہو جاتی ہے کہ نیکی کا پلّہ جھک جاتا ہے۔ اگر وہ گناہ پر مُصر رہے تو بعض اوقات گناہ ہمّت توڑ دیتا ہے اور توبہ کی دوا بھی صحت تک پہنچنے کے لیے مدد نہیں کرتی۔

۳۸ گناہگار کے خلاف اللہ کی نافرمان مخلوق جری ہو جاتی ہے: وہ اسے تکلیف اور ایذا دیتی ہیں، پھر شیطان بھی جری اور دلیر ہو جاتے ہیں اور انسانی شیطان بھی جری ہو جاتے ہیں۔ گھر کے لوگ، خدام، نوکر چاکر، بیوی اور اولاد اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اس کا نفس بھی اس کے خلاف دلیر ہو جاتا ہے۔ وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو نفس سرکش ہو جاتا ہے۔ اللہ کی اطاعت ایک مضبوط قلعہ ہے۔ جو بھی اس میں داخل ہوتا ہے، وہ ایک مضبوط قلعہ میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے، ڈاکو رہزن اس پر حملہ کر دیتے ہیں۔

۳۹ گناہگار کا دل اس سے غداری کرتا ہے: اس کا حال ایسا ہوتا ہے جیسے اس کے پاس تلوار تو موجود ہو مگر نیام میں زنگ آلود ہو۔ گناہوں سے دل زنگ آلود اور مفلوج ہو جاتا ہے۔ نفس امارہ تو بُرائی کا حکم دیتا ہی ہے، وہ شہوات و خواہشات اور گناہوں سے قوی، دلیر اور درندہ صفت بن جاتا ہے جبکہ نفس مطمئنہ تو مر چکتا ہے۔ ایسا شخص دنیا میں، اور برزخ میں مر چکا اور آخرت میں بھی اس کے لیے کوئی خیر نہیں۔

---

۱ مسند احمد: ۲/۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اعضا بھی اس سے غداری کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو دل ساتھ نہیں دیتا۔ زبان ذکر کرتی ہے تو دل غافل ہوتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ ایک بادشاہ کے پاس لشکر تو ہے لیکن جب وہ اس لشکر سے دشمن سے مدافعت کرنا چاہتا ہے تو شکست کھا جاتا ہے۔

۳۹ حسن خاتمہ سے محرومی: سب سے خوفناک بات یہ ہے کہ مرتے وقت اسے کلمہ کی توفیق نہیں ہوتی، کلمہ منہ سے نہیں نکلتا۔ دل اور زبان دونوں بے وفائی کرتے ہیں۔ خاتمہ بالخیر کی توفیق اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا خوگر ہوتا ہے۔

۴۰ حق کی معرفت اور حق کو اختیار کرنے کی قوت سے محرومی: اس پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے اور وہ نیک عمل نہیں کر سکتا۔ انسانی کمال کی بنیاد دو باتوں پر ہے: ﴿ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ الْاَبْصَارِ ۝۴۵ ﴾[۱]

"اور ہمارے بندوں، ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرو۔ بڑی قوتِ عمل رکھنے والے اور دیدہ ور لوگ تھے۔"

'ذی الاید' سے مراد تنفیذ حق کی قوت اور 'ابصار' کا مطلب حق کی معرفت ہے۔ جبکہ انبیاء علیہم السلام میں یہ دونوں قوتیں موجود ہوتی ہیں جبکہ: ﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ ﴾[۲] "جو شخص رحمٰن کے ذکر سے تغافل برتتا ہے، ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔"

﴿ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝۳۸ ﴾[۳] "اسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔"

﴿ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۷ ﴾[۴]

"یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں، اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔"

---

۱ سورۃ ص:۴۵

۲ سورۃ الزخرف:۳۶

۳ سورۃ النساء:۳۸

۴ سورۃ الزخرف:۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے روز انسان اس شیطان سے ان الفاظ میں شکوہ کناں ہو گا: ﴿ یٰلَیۡتَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ ﴾[1] ''کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا، تو تو بد ترین ساتھی نکلا۔'' جب کہ عمر رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے شیطان ڈر کر راستہ تبدیل کر لیتا تھا۔

۴۱ شیطان کو گناہگار اپنے خلاف خود مدد دیتا ہے: گناہ شیطان کا لشکر ہے۔ شیطان انسان کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے جیسے خون چلتا ہے بلکہ اس پر مزید یہ کہ انسان سوتا ہے، شیطان نہیں سوتا۔ انسان غافل ہو جاتا ہے لیکن شیطان غافل نہیں ہوتا۔ انسان شیطان کو نہیں دیکھتا، البتہ شیطان اور اُس کا کنبہ اُسے وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے انسان نہیں دیکھتے۔ شیطان اللہ کے خلاف ہمیں ورغلاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت امر تو یہ ہے کہ ہماری لعنت، پھٹکار اور رحمتِ خداوندی سے دوری کا اصل سبب ہی شیطان ہے جو انسان کو جہنم کا ساتھی بنا دینا چاہتا ہے۔

ایسے میں اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مدد کرتا ہے۔ اپنے کلام مجید: قرآن سے، رسول سے... یقین و ایمان سے عقل دی، اس نے ہمیں ضمیر دیا، عقل دی، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں کی بیش بہا نعمتیں دیں، اُن سب کے ساتھ حاملین عرش کو اُن کی پشت پر کھڑا کر دیا تاکہ وہ ان کے لیے دعاے استغفار کرتے رہیں اور اللہ اُنہیں گناہوں سے بچالے۔ یہی لوگ حزب اللہ ہیں: ﴿ اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴾[2]

''وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں خبردار رہو، اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

شیطان کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ وہ نفس کو ورغلاتا ہے کہ اُمیدیں دلاؤ، وسوسے ڈالو، دل تک پہنچو۔ نگاہ کو لہو و لعب، تفریح، غفلت اور شہوات میں پھنسا دو، ان کے لیے گناہ سجا دو، بے پردگی، بے حجابی کو عام کر دو۔ شیطان یہ شبہ عام کرتا ہے کہ اللہ نے خوبصورت

---

۱ سورۃ الزخرف:۳۸

۲ سورۃ المجادلہ:۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکلیں اس لیے بنائی ہیں کہ ہم اُن کی خوبصورتی سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر کسی نیک سے پالا پڑے تو اسے وحدت الوجود اور حلول کے فلسفوں میں اُلجھا دو۔

۴۲ حق اور باطل میں تمیز ختم کر دیتا ہے: شیطان نظر کے بعد کان کے مورچے کی ناکہ بندی کرتا ہے تاکہ کسی طرح اس کے کانوں میں کوئی مفید اور نفع بخش بات نہ پہنچ سکے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے راستے میں رکاوٹیں ڈال دیتا ہے۔

۴۳ زبان کے مورچے کی ناکہ بندی: زبان کو نیکیاں نہیں کرنے دیتا۔ ذکر الٰہی، استغفار توبہ، تلاوتِ قرآن، تعلیم دین، تفسیر وحدیث کو اس کی زبان پر نہ آنے دو۔ زبان پر قابو پاؤ، حق بات کہنے سے روک دو۔ حق بات کہنے سے رکنے والا شیطان کا گونگا بھائی ہے: ﴿ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ ﴾[1] ''بولا، اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر۔ اِن انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے اِن کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔'' فرمانِ نبوی ہے: «إن الشيطان قد قعد لابن آدم بطرق كلها» ''یہ حقیقت ہے کہ بنی آدم کے تمام راستوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے۔'' وہ اسے نیکیوں سے روکتا ہے، نماز، حج اور صدقہ سے منع کرتا ہے، نفس امارہ کو مضبوط کر دیتا ہے۔

۴۴ گناہ گار اپنی جان کو ہی بھول جاتا ہے: ﴿ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾[2] ''اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے اُنہیں خود اپنا نفس بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔'' ﴿ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ ﴾ ایسے لوگ اپنا نفع نقصان، فلاح وسعادت اصلاح دنیا و آخرت بھول جاتے

---

۱ سورۃ الاعراف: ۱۶، ۱۷

۲ سورۃ الحشر: ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دنیا کی لذتوں اور دنیاوی فوائد کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ خسر الدنيا والآخرة

دنیااور آخرت میں خسارہ پالیااور اپنی دنیاو آخرت برباد کرلی۔

۴۵ حال اور مستقبل کی نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں: موجود انعامات ختم اور مستقبل کے انعامات سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسباب نعمت میں سے اہم ترین اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

۴۶ فرشتوں سے دوری اور شیطان کا قربت: بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إذا كذب العبد تباعد منه الملك ميلاً من نتن ما جاء به»[1]

ہر شخص کا ایک فرشتہ اور شیطان ہوتا ہے۔ نیکی کرتا ہے تو یہ فرشتہ شیطان کو بھگا دیتا ہے۔ اور انسان کا مقرب بن جاتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝﴾[2]

"جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اُس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا﴾[3]

"اور وہ وقت یاد رکھو جبکہ تمہارا ربّ فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔"

یہ فرشتہ اس کی زبان سے سچّی باتیں نکلواتا ہے جبکہ شیطان قلب پر باطل کا القا کرتا ہے اور زبان پر بھی۔ یہ فرشتے حضرت ابو بکرؓ کی طرح انسان کی مدافعت کرتے ہیں جب نبی کریم نے انہیں کہا تھا کہ «كان الملك يدافع عنك فلما رددت عليه جاء الشيطان فلم

ا تلخیص الحبیر: ۱/۳۹

۲ سورۃ حم السجدۃ: ۳۰، ۳۱

۳ سورۃ الانفال: ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أكن لأجلس»[1]

جب وہ کسی مسلم بھائی کے لیے دعا کرتا ہے، فرشتہ آمین کہتا اور دعا کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ نے جتنا اُسے دیا، تجھے بھی دے۔ سوتا ہے تو یہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے۔ شجاعت اور ہمّت پیدا کرتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً﴾[2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ». قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ «وَإِيَّايَ إِلاَّ أَنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلاَ يَأْمُرُنِي إِلاَّ بِخَيْرٍ»[3]

”تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایک جن (شیطان) اور ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: حضرت! آپ کے ساتھ بھی ہے تو آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے، لیکن مجھے اللہ نے اس پر غلبہ دیا ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے، (اب) وہ مجھے صرف بھلائی کی بات کہتا ہے۔“

۴۷ گناہ انسان کو ہلاک کر دیتا ہے: گناہ دل کی بیماری ہے، گناہ کا مرض بڑھ جائے تو موت یقینی ہے۔ انسان کے جسم کی سلامتی تین چیزوں پر موقوف ہے:

۱۔ بہترین غذا　　۲۔ غلط مادوں کا اخراج　　۳۔ مضر صحت اشیا سے پرہیز

جو حال جسم کا ہے، وہی دل کا ہے۔ دل کی زندگی کے لیے ایمان و یقین بنیاد بنتے ہیں۔ نیک اعمال اسے تقویت دیتے ہیں۔ توبہ و استغفار سے غلط مادوں کا اخراج ہوتا ہے۔ گناہ دل کی صحت کے لیے مضر ہے۔ جو آخر کار اسے ہلاک کر کے تباہ کر دیتا ہے۔ دل کی بیماری کا علاج تقویٰ سے ہی ہو گا۔

لہٰذا ابھی بھی وقت ہے، زندگی کی سانسیں چل رہی ہیں، اعضا حرکت میں ہیں، گناہوں سے کنارہ کش ہو جائیں، برائیاں چھوڑ دیں، گمراہ کن دلیلیں ترک کر دیں، معاصی کا ارتکاب

۱　مسند البزار: ۸۴۹۵

۲　سورۃ الانعام: ۶۱

۳　صحیح مسلم: ۷۱۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند کر دیں، اللہ جانے زندگی کا یہ سفر کس موڑ پر ختم ہو جائے، متحرک گھڑی کی سوئیاں جامد ہو جائیں، لہٰذا توبہ ہی نجات کا پروانہ اور اُخروی زندگی کی کامیابی کی علامت وضمانت ہے۔

اللہ کے حضور گناہوں کو چھوڑنے اور خوش بختیوں اور سعادتوں بھری زندگی کا حصول چاہنے والوں کے لئے ہاتھ اُٹھائے جائیں، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُٹھے ہوئے ہاتھوں اور پر نم آنکھوں کی لاج رکھ کر گناہوں سے پاک وصاف کر کے، داغ دار دامن کو دھو دے گا۔ ان شاء اللہ... اللہ تعالیٰ ہم میں آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرے اور اس دنیا میں دی گئی مہلت میں اللہ کا تابع فرمان بندہ بننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

[کتاب 'دوائے شافی' از علامہ ابن قیم سے اخذ واستفادہ]

بقیہ (اصلاح معاشرہ میں مساجد کا کردار)

ج۔ مکتبہ اور دار المطالعہ: ان مساجد میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق ہر طرح کا لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے۔ پڑھنے والوں کے لیے مختلف زبانوں میں کتابیں، رسائل اور اخبارات ہوتے ہیں۔

د۔ دیگر سرگرمیاں: مساجد میں بڑے بڑے اجتماعات اور دیگر پروگرام ہوتے ہیں خصوصاً رمضان المبارک میں مسلمان مرد اور عورتیں بچے مل کر اجتماعی افطاریاں کرتے ہیں۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں سب کے لیے دلچسپی کے مواقع الگ الگ مہیا کئے جاتے ہیں۔

خلاصہ

اسلامی معاشرے میں مساجد کا کردار نمایاں اور عیاں ہے۔ آج کل کے معاشرے میں انارکی اور افراتفری ہے۔ ہر طرح کے جرائم: معاشی، معاشرتی، اخلاقی، جنسی عام ہو رہے ہیں۔ انسانیت کا خون ارزاں ہے، شدت پسندی، دہشت گردی اور عدم برداشت کی فضا قائم ہے۔ غربت وافلاس مسلمانوں کا مقدر بن گیا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں شہروں اور قصبوں میں لاکھوں مساجد ہیں مگر اُن سے اصلاحِ معاشرہ کا کام نہیں لیا جا رہا۔ منبر و محراب سے اُٹھنے والی صدا کچھ اور ہے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں ہمیں اصلاحِ معاشرہ کے لیے مسجد کے کردار کو پھر سے فعال بنانا ہو گا اور اِنہی خطوط پر عمل پیرا ہونا ہو گا جنہیں اپنا کر عرب کے بدو دُنیا کے امام اور رہبر بن گئے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ